© rasailojaraid.com

بچّوں کو کافی حد تک نظر انداز کیا گیا تھا۔ مقام شکر ہے کہ عربی کے فاضل ادیب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے اس طرف توجہ فرمائی ہے اور بچّوں کی نفسیات کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے انہوں نے نہایت ہی کاوش سے یہ دو ریڈریں تیار کی ہیں۔ ان میں بلی، کتّے، چوہے کی حرافات نہیں بلکہ خدا کے پاک بندوں یعنی انبیاء کرام کے سچّے قصے بیان کیے گئے ہیں۔ پہلے حصہ میں سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا یوسف علیہ السلام کے ایمان افروز واقعات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں حضرت نوح، حضرت ہود، اور حضرت صالح علیہم السلام کے حالات کو قلمبند کیا گیا ہے۔ ان سے نہ صرف عربی سے مناسبت پیدا ہوتی ہے بلکہ اسلام سے بھی تعلق بڑھتا ہے۔ انداز بیان نہایت دلنشیں اور زبان بہت سلجھی ہوئی ہے۔ اس پر خوبی یہ کہ نہایت ہی مناسب طریق کے ساتھ دین کی لغت سے آشنا کرنے کی ایک کوشش کی گئی ہے۔ اس لیے جگہ جگہ قرآن پاک کی آیات کو قرینہ سے پلاٹ کے اندر نگینہ کی طرح جڑ دیا گیا ہے۔

یہ دونوں کتابیں مصر میں نہایت ہی اعلیٰ طباعتی معیار پر چھپی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ان کا پڑھنا بچوں کے لیے انشاءاللہ نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو اس کار خیر کے لیے اجر عظیم عطا کرے۔ ان میں جو چیز البتہ طبیعت پر گراں گزری ہے وہ سر ورق پر اس فقرہ کا وجود ہے:۔

"طبع علیٰ نفقۃ الخیر الفاضل الشیخ غلام رسول تاجر الکتب"

معلم الانشا حصہ اوّل از: عبدالماجد ندوی ضخامت ۱۰۵ صفحات۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء (لکھنؤ)

برصغیر ہند و پاکستان کے عربی مدارس میں عربی پڑھانے کا جو طریقہ برسوں سے رائج ہے وہ ایک فرد کو زندگی کا معتدبہ حصہ اور اپنی ذہنی صلاحیتوں کو مسلسل صرف کرنے کے بعد بھی اس قابل نہیں بناتا کہ وہ اس زبان کو اظہار خیال کا ذریعہ بنا سکے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اسے بحیثیت ایک زندہ زبان کے پڑھنے پڑھانے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ اس کو بھی ایک نظری علم اور ایک کتابی فن کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کو صرف کتابوں کے سمجھنے تک ہی محدود رکھا جاتا ہے۔ ندوۃ العلماء کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ عربی داں حضرات اس زبان میں تقریر و تحریر کی اہمیت کو بھی محسوس کرنے لگے ہیں۔ زیر نظر کتاب کا مقصد یہی ہے کہ طلباء میں عربی بول چال، عربی ترجمہ و انشاء و عربی ادب سے مناسبت پیدا ہو اور

© rasailojaraid.com